اشاراتِ فریدی

مقابیس المجالس

ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل و مستند مجموعہ

تحقیق و ترجمہ
مولانا کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری



جمع و ترتیب
مولانا رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

رام چندر جی اور کرشن جی

اس کے بعد کسی نے عرض کیا کہ سری کرشن جی اور رام چندر صاحب فقیر اور درویش تھے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمام اوتار اور رشی لوگ اپنے اپنے وقت کے پیغمبر اور نبی تھے اور ان میں سے ہر ایک کے

بقیہ ص۔ یہ دونوں مقداریں دو علیحدہ علیحدہ مقامات کے متعلق ہیں۔ کسی تیسرے اور چوتھے مقام کے لیے یوم کی تعداد اس سے بھی مختلف ہو سکتی ہے۔ اسی طرح عالم بالا کے ہر مقام کے متعلق یوم کی مدت مختلف ہو سکتی ہے۔

لیکن قرآن مجید کی ان دو آیات سے اس دنیا کی مدت نکالنا حضرت دار اشکوہ نے معلوم نہیں کس طرح ثابت کیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہندو فلسفہ میں مادہ کو ذات باری تعالیٰ کی طرح قدیم کہا گیا ہے جو قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے۔ جب وہ لوگ دنیا کی مدت اٹھارہ ارب سال بتاتے ہیں تو ان کا مطلب یہ نہیں کہ اٹھارہ ارب سال کے بعد دنیا ختم ہو جائے گی اور قیامت آجائے گی۔ بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ یہ دنیا ختم ہو جائے گی اور اس کی بجائے دوسری دنیا پیدا ہو جائے گی۔ اس سلسلہ لامحدود کو وہ تناسخ یا آواگون کے نام سے موسوم کرتے ہیں جو اسلام میں ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ نیز مادہ کا حق تعالیٰ کی طرح قدیم ماننا بھی کفر ہے۔ لہٰذا ہندو دھرم کی ہر چیز کس طرح قرآن سے ثابت کی جا سکتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہر مذہب کے اصول روحانیت میں کچھ نہ کچھ مشابہت پائی جاتی ہے لیکن یہ ثابت کرنا کہ اسلامی علم روحانیت کی ہر بات کا جواب یا نظیر دوسرے مذاہب میں موجود ہے صحیح نہیں ہے کیونکہ جہاں دوسرے مذاہب ایک خاص قوم اور ایک خاص وقت کے لیے تھے اسلام کی وہ شان ہے کہ ساری دنیا کے لیے ہے اور قیام قیامت تک ہے۔ اس لیے جو جامعیت حق تعالیٰ نے اسلامی تعلیمات میں رکھی ہے اس کا دوسرے مذاہب میں ملنا محال ہے چنانچہ باقی چیزوں کو چھوڑ کر صرف مسئلہ فنا اور بقا کو لیجئے۔ امتِ محمدیہ کے اولیاء کرام کی فنا فی اللہ کے جن بلند ترین مقامات و منازل تک رسائی ہوئی ہے۔ دوسرے مذاہب کے ارباب روحانیت اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکے اور جہاں تک بقا باللہ کا تعلق ہے یہ اولیاء امتِ محمدیہ کا خاصہ۔ دوسرے مذاہب میں جہاں فنا فی اللہ کا ایک زیرین درجہ منزل مقصود تھا اور بقا باللہ

پاس کتاب ہے چنانچہ چار وید زبان سنسکرت میں اب بھی موجود ہیں اور ان میں سے ہر نبی لوگوں کی رسومات بد توڑنے کے لیے مبعوث ہوا۔ لیکن جب ہندو لوگوں میں برہمنوں کی قدر و منزلت حد سے زیادہ ہونے لگی۔ برہمنوں نے یہ مشہور کر دیا کہ خلق کی حق تک رسائی ان کی وساطت کے بغیر ناممکن ہے۔ ان فاسد عقائد کو مٹانے کے لیے مہاتما بدھ مبعوث ہوئے۔ انہوں نے حکم دے دیا کہ جو شخص برہمن کو قتل کرے گا نجات پائے گا۔ جب گاؤ پرستی کی رسم زور پکڑ گئی تو سری کرشن جی مبعوث ہوئے جنہوں نے گاؤ پرستی کو ختم کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ گائے کی کھال

بقیہ ص سے ان کو کچھ حاصل نہ تھا۔ اولیائے امت محمدیہ فنا فی اللہ کے بلند ترین مقامات پر پہنچے فنائے تام تک ان کی رسائی ہوئی اور اس کے بعد نزول کی منازل طے کرتے ہوئے وہ باقی باللہ ہوئے اور دنیا اور ہدایت و رشد خلق ہی کی طرف متوجہ ہوئے۔ دیگر مذاہب کی روحانیت میں تقابلی مطالعہ کے لیے ملاحظہ ہو۔ مترجم کی کتاب مشاہدہ حق جس میں یہ مقامات و منازل تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ کتاب کا ناشر مکتبہ المعارف۔ گنج بخش روڈ لاہور ہے۔

بقیہ ص ا۔ عارفین نے اس آیۂ پاک میں لفظ یوم سے مراد تجلی کی ایک پھینک لی ہے۔ چنانچہ ہمارا یہ دن بھی آفتاب کی تجلی کی ایک پھینک ہے۔ لہٰذا آیۂ مذکورہ سے یہ معانی عارفین لیتے ہیں کہ اللہ تعالٰے کی ہر تجلی کی نئی شان ہے۔ عارفین کا مشاہدہ کہ حق تعالٰی کی تجلیات اس کثرت سے ہیں کہ بندگانِ خدا پر نزول تجلیات کے دوران ایک تجلی کا کبھی تکرار نہیں ہوتا بلکہ ہر شخص پر ہر آن اور ہر لحظہ نئی نئی تجلیات کا ورود ہوتا ہے۔

ا۔ گاؤ پرستی بھی برہمنوں کی شرارت سے شروع ہوئی۔ ہندو مذہب میں شروع میں یہ دستور تھا کہ جب مندروں میں گائے کی کثرت سے قربانی ہوتی تھی تو برہمنوں کے پاس کثرت سے گوشت جمع ہو جاتا تھا چنانچہ انہوں نے حکم دے دیا کہ گائے ذبح کرنے اور قربانی دینے کی بجائے زندہ گائیں پیش کی جائیں اس تجویز سے وہ بیشمار جانوروں کے مالک بن کر مالدار ہو گئے۔ لہٰذا اپنی دولت بڑھانے کی خاطر انہوں نے گاؤ کشی قطعاً ممنوع کر دی اور زندہ جانور جمع کرتے رہے۔ رفتہ رفتہ یہ رسم ہندو مذہب کا جزو بن گئی اور گائے کشی نہ صرف ختم ہو گئی بلکہ اس کی پرستش تک نوبت پہنچ گئی۔